کرسی پر نماز کے مسائل

- قیام، رکوع، اور سجدہ نہ کر سکنے والے کا حکم
- بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم
- زمین پر سجدہ نہ کر سکنے اور میز پر کر سکنے والے کا حکم
- بستر، تکیہ اور صوفہ پر سجدہ کرنے کا حکم
- سجدہ کے وقت پاؤں زمین یا کرسی پر ٹکانے کا حکم
- بلاعذر فرض و واجب نماز کرسی پر پڑھنے کا حکم
- نوافل کرسی پر پڑھنے کا حکم
- صف میں کرسی رکھنے کا صحیح طریقہ



حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

کرسی پر نماز کے مسائل

اس میں کرسی پر نماز پڑھنے کے
ضروری مسائل لکھے گئے ہیں۔

تالیف

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

باہتمام : شاہد محمود

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی

موبائل : 0300-8245793

ای میل : shahidflour68@gmail.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی
احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی

موبائل : 0300-2831960

فون : 021-35123161 ، 021-35032020

ای میل : Imaarif@live.com

فہرست عنوانات

۞۞۞

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین و العاقبۃ للمتّقین
و الصّلوٰۃ و السّلام علٰی رسولہٖ الکریم
مُحمّدٍ وّ آلہٖ و أصحابہٖ أجمعین إلٰی یوم الدّین
أمّا بعدُ !

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے کرسی پر نماز پڑھنے کے بارے میں وقتاً فوقتاً جوفتاویٰ جاری ہوئے وہ مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم کی نگرانی میں مکتبہ دارالعلوم کراچی سے ''کرسی پر نماز پڑھنے کے شرعی احکام'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوئے ہیں، وہ اپنی جگہ بہت نافع اور مفید ہیں، مگر وہ علمی انداز میں ہیں جن سے اہلِ علم آسانی سے استفادہ کرسکتے ہیں، لیکن عام مسلمانوں کیلئے اس سے فائدہ اُٹھانا قدرے مشکل ہے، بعض احباب نے احقر سے انکو مختصر اور آسان انداز میں لکھنے کی فرمائش کی اور بندہ کو بھی اسکی ضرورت محسوس ہوئی، بلکہ پوسٹر کی شکل میں لکھ کر عام مساجد میں لگانا مفید معلوم ہوا، اسلئے اسکا خلاصہ لکھنے اور اس پر مزید کچھ مسائل کا اضافہ کرنے اور بلاضرورت کرسیوں کے

استعمال کرنے کی قباحتیں لکھنے کا اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر ارادہ کرلیا، اللہ تعالیٰ مولانا محمد یعقوب صاحب معین مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی کو بہت ہی جزاءِ خیر عطا فرمائیں، انہوں نے میری آسانی کیلئے مذکورہ کتاب کے فتاویٰ کی تلخیص بھی کردی، جس سے میرے اس کام میں بہت آسانی ہوئی، بندہ نے اصل کتاب اوراس کو پیش نظر رکھا ہے نیز عزیزم مولوی محمد حسان سلّمہٗ رفیقِ دارالافتاء دارالعلوم کراچی نے دارالعلوم دیوبند کا ''کرسی پر نماز'' کا ایک مفصّل فتویٰ بھی انٹرنیٹ سے لیکر مجھے دیا، بندہ نے اس سے بھی استفادہ کیا، اور یہ سب مواد امسال ۱۸؍شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ کو حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً کے سفر میں ساتھ رکھ لیا اور وہاں اس کو مرتّب کرنا شروع کیا، جو الحمد للّٰہ تعالیٰ آج ۱۵؍ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ کو جمعہ کی نماز سے پہلے ۱۲:۲۰ منٹ پر مسجدِ نبوی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ و السّلام میں پورا ہوا، اس کا نام ''کرسی پر نماز کے مسائل'' رکھا، اہلِ علم کے اطمینان کیلئے حسبِ ضرورت حاشیہ میں فقہی حوالے بھی لکھدیئے ہیں۔

اس کے بعد ''کرسی پر نماز پڑھنے کے شرعی احکام'' کے بعض مسائل پر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدّظلہم کو شبہ ہوا اور

حضرت مدّظلہم نے خود ان کی مزید تحقیق فرمائی، اور مذکورہ کتاب کے سابقہ فتاوٰی کے بعض اُمور کی وضاحت فرمائی اور بعض اُمور سے رجوع فرمایا اور اس بارے میں ایک مفصل اور مدلّل تحریر قلمبند فرمائی، بندہ نے اس کا بھی مطالعہ کرلیا ہے، بندہ بھی اس سے متفق ہے اور اس کے مطابق اس کتابچہ میں تقریباً دس جوابات میں ترمیم کردی ہے، اب ان مسائل پر الحمدللہ اطمینان ہے۔

دِل سے دُعا ہے اللہ تعالیٰ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم، مسجدِ نبوی اور مسجد الحرام کے طفیل اسکو قبول فرمائیں اور مسلمانوں کیلئے نافع اور مفید بنائیں۔

آمین یا ربّ العٰلمین

بحرمة سیّدالمرسلین وشفیع المذنبین صلّی اللہ علیہ وسلّم إلٰی یوم الدّین

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

نزیل مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین

والصّلوٰۃ والسّلام علٰی رسولہٖ الکریم

مُحمّدٍ وّآلہٖ وأصحابہٖ أجمعین

أمّابعدُ!

نماز اہم عبادت ہے

اسلامی عبادات میں نماز اہم ترین عبادت ہے، جو دین کا ستون ہے، پھر نماز کے اندر اہم ترین رکن سجدہ ہے، جس کے ذریعہ بندہ کو اللہ تعالیٰ کا قرب سب سے زیادہ حاصل ہوتا ہے، صحیح مسلم کی حدیث میں ہے:

أَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّہٖ وَ ھُوَ سَاجِدٌ

(مشکوٰۃ، ص: ۸۴)

ترجمہ

جب بندہ سجدہ کررہا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

اس وجہ سے حضراتِ فقہاءِ کرامؒ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز

میں قیام اور سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو نماز میں قیام فرض اور نماز کا رکن ہے، ایسی صورت میں فرض و واجب نماز کو کھڑے ہوکر اور با قاعدہ رکوع وسجدہ کرنے کیساتھ پڑھنا فرض ہے، اگر نماز بیٹھ کر ادا کی جائے گی تو رکن فوت ہونے کیوجہ سے نماز نہیں ہوگی، ایسی نماز کو لوٹانا ضروری ہوگا، یہاں تک کہ اگر نماز میں قیام کے کچھ حصہ پر قدرت ہے، مگر مکمل طور پر قادر نہیں ہے تو جتنی دیر قیام کرسکتا ہے، کرے، خواہ کسی دیوار یا عصا کیساتھ ٹیک لگا کر ہی ہو، اتنی دیر قیام کرنا فرض ہوگا، اگر اتنی دیر قیام نہ کیا یا ٹیک لگا کر کھڑا نہ ہوا اور بیٹھ کر یا کرسی پر نماز مکمل کی تو نماز نہیں ہوگی (۱)۔

اگر کوئی شخص نماز میں قیام پر قدرت رکھتا ہے، مگر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے میں رکوع وسجدہ یا صرف سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے تو اس پر قیام فرض نہیں، اس کے لئے بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے، وہ اشارہ سے رکوع سجدہ کرے، اس صورت میں کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے کے مقابلہ میں بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرنا افضل اور بہتر ہے (۲)۔

قدرت کا مطلب یہ ہے کہ نمازی ایسا کمزور یا مریض یا معذور

---

(۱) وإن قدر علی بعض القیام ولو متکئا علی عصا أو حائط قام لزوما بقدر ما یقدر ولو قدر آیة أو تکبیرة علی المذهب لأن البعض معتبر بالکل. (الدر المختار مع رد المحتار، ۲/۵۶۷)

(۲) وإن تعذرا لیس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود کاف لا القیام أومأ قاعدا لأن رکنیة القیام للتوصل إلی السجود فلا یجب دونه، (أیضاً)

ہو کہ اس کے لئے نماز میں قیام کرنا ممکن نہیں ہے، یا ممکن تو ہے، لیکن قیام کرنے کی صورت میں گر جانے کا اندیشہ ہے یا مرض کی وجہ سے ماہر مسلمان تجربہ کار ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے میں بیماری میں اضافہ ہوگا یا بیماری دیر سے صحیح ہوگی یا کھڑے ہونے میں نا قابلِ برداشت درد ہوتا ہو تو ان صورتوں میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے (۱)۔

لہٰذا غیر معمولی درد نہ ہو، بلکہ ہلکی اور قابلِ برداشت تکلیف ہو تو شرعاً یہ معتبر عذر نہیں، اس صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں (۲)۔

جو شخص قیام کرنے پر قادر نہیں، لیکن زمین پر بیٹھ کر با قاعدہ سجدہ کے ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے تو اس کو تخت یا زمین پر بیٹھ کر با قاعدہ سجدہ کرنے کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، ایسی صورت میں کرسی پر یا زمین پر بیٹھ کر محض اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں (۳)۔

اگر کوئی شخص قیام رکوع اور سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اور

---

(۱) من تعذر علیه القیام لمرض حقیقي وحده أن یلحقه بالقیام ضرر، وفي البحر: أراد بالتعذر التعذر الحقیقي، بحیث لو قام سقط، أو حکمي بأن خاف أی غلب علی ظنه بتجربة سابقة أو إخبار طبیب مسلم حاذق زیادته أو بطیء برئه بقیامه أو دوران رأسه أو وجد لقیامه ألما شدیداً صلّی قاعدا. (الدر مع الرد، ۲/۹۵)

(۲) و إن لم کذلک و لکن یلحقه نوع مشقة لا یجوز ترک القیام. (التاتارخانیة، ۲/۶۶۲)

(۳) و إن عجز عن القیام و قدر علی القعود فإنه یصلي المکتوبة قاعدا برکوع و سجود لا یجزیه غیر ذلک. (التاتارخانیة، ۲/۶۶۲)

زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کر سکتا ہے تو بیٹھ کر نماز ادا کرے، پھر اگر التّحیات کی حالت میں بیٹھ سکتا ہے تو بہتر ہے، ورنہ جس طرح بیٹھ سکتا ہو بیٹھ جائے، خواہ آلتی پالتی مار کر بیٹھے یا جس طرح عورتیں التّحیات کی شکل میں بیٹھتی ہیں اس طرح بیٹھے، غرضیکہ جس طرح سہولت ہو بیٹھ جائے اور بیٹھ کر نماز ادا کرے (۱)۔

بلاضرورت اور بلا عذرِ معتبر کرسی کو اختیار نہ کیا جائے، کیونکہ شریعت نے ایسے معذور افراد کے لئے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی مکمل سہولت دی ہے، البتہ جو شخص واقعۃً کسی معتبر عذر کی وجہ سے نماز میں قیام کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور زمین پر بیٹھنا بھی اس کے لئے ممکن نہ ہو یا نا قابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہو تو وہ کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان مرد و عورت کی شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ نماز کو تمام شرائط اور ارکان و واجبات کے ساتھ سنّت کے مطابق ادا کرے، ان میں جلد بازی نہ کرے اور ان کو بے توجہی سے ادا نہ کرے اور بلا عذرِ معتبر کرسی استعمال نہ کرے۔

---

(۱) من تعذر علیه القیام لمرض.... صلی قاعدا کیف شاء أی کیف تیسر له بغیر ضرر من تربع أو غیره. (الدر المختار مع الرد، ۲/۹۷)

مساجد میں کرسیوں کی کثرت

گذشتہ پندرہ بیس سال سے مساجد میں کرسیوں کی تعداد بہت تیزی سے بڑھ گئی ہے، ایک وقت تھا کہ مسجد میں کرسی لانے اور اس پر نماز پڑھنے کا کوئی تصور نہ تھا، عام لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے، اگر کوئی بیمار یا کمزور یا معذور ہوتا اور کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے سے عاجز ہوتا، وہ زمین پر بیٹھ کر ادا کر لیتا تھا اور اگر وہ با قاعدہ سجدہ کرنے سے بھی عاجز ہوتا تو اشارہ سے رکوع سجدہ کر کے نماز پڑھ لیتا تھا، اور ایسے افراد کیلئے اصل حکم بھی زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ہے اور یہی افضل ہے، کرسی پر نماز پڑھنا ضروری نہیں، صحابۂ کرامؓ، تابعینِ عظامؒ اور سلفِ صالحین کے زمانہ سے یہی دستور چلا آرہا ہے، لہٰذا اسکو اختیار کرنا چاہئے۔

لیکن افسوس! آج کل روز بروز اس کا رواج بڑھتا جا رہا ہے اور مساجد میں کرسیوں کے استعمال میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، بلا مبالغہ عرض ہے کہ بندہ نے لاہور کی ایک بڑی مسجد میں ہر صف کے دائیں اور بائیں کرسیاں، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والوں سے زیادہ تعداد میں دیکھیں اور بڑی حیرت ہوئی، اس کا سبب یا تو واقعۃً جسمانی امراض کی کثرت ہے یا نماز میں محض سہولت پسندی ہے، بندہ کا زیادہ رجحان اس طرف ہے کہ حقیقی معذور جن کے لئے کرسی پر نماز ادا کرنا جائز ہے، وہ کم ہیں اور

بلا عذرِ معتبر کرسی پر نماز پڑھنے والے زیادہ ہیں، جو معمولی عذر، معمولی درد یا معمولی اور قابلِ برداشت تکلیف میں بھی بلا تکلّف کرسی پر نماز پڑھنے لگتے ہیں، جو بالکل جائز نہیں، ان کو کرسی پر نماز پڑھنے سے بچنا لازم ہے اور ایسی نمازوں کو لوٹانا واجب ہے۔

نیز بلا ضرورت کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے میں درج ذیل چند وجوہات کی بناء پر قباحت بھی ہے، جو کراہت سے خالی نہیں، اس لئے بھی بلا ضرورت کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے بچنا چاہئے۔

(۱)..... معذور افراد کیلئے زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا افضل اور مسنون طریقہ ہے، اسی پر حضراتِ صحابہ کرامؓ اور بعد کے لوگوں کا عمل چلا آرہا ہے، کرسی پر نماز ادا کرنے کا رواج ہمارے زمانے کا ہے، خیر القرون میں اس کی نظیر نہیں ملتی، اور جو لوگ شرعی لحاظ سے معذور نہیں ہیں، ان کے لئے زمین پر بیٹھ کر یا کرسی پر بیٹھ کر فرض و واجب نماز ادا کرنا جائز ہی نہیں اور دیکھا جاتا ہے کہ ایسے غیر معذور افراد بھی کرسیاں دیکھ کر ان پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے لگتے ہیں، جو جائز نہیں۔

(۲)..... کرسیوں کے بلا عذر استعمال سے صفوں کے درست اور سیدھا کرنے میں بہت خلل واقع ہوتا ہے، حالانکہ صفوں کو ملانے اور سیدھا کرنے کی بہت تاکید آئی ہے، حدیث میں ہے:

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: رَاصُّوا صُفُوْفَکُمْ وَ قَارِبُوْا بَیْنَھَا، وَ حَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ إِنِّیْ لَأَرَی الشَّیَاطِیْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَأَنَّھَا الْحَذَفُ. (نسائی: ۱/۱۳۱)

ترجمہ

اپنی صفیں ملی ہوئی رکھو اور ان کو آپس میں قریب رکھو اور اپنی گردنیں برابر رکھو، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں شیطان کو بکری کے کالے بچے کی طرح صفوں کی کشادگی میں گھستے دیکھتا ہوں۔

(از مظاہر حق، ج۱، ص۷۲۳)

(۳)..... بلا ضرورت کرسیوں کو مسجدوں میں لانے سے عیسائیوں کے گرجا اور چرچ سے مشابہت معلوم ہوتی ہے، جہاں کرسیوں اور بنچو پر بیٹھ کر عیسائی لوگ عبادت کرتے ہیں اور دینی امور میں یہود و نصاریٰ وغیرہ کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

(۴)..... نماز تواضع اور انکساری کا نمونہ ہے، اور بلا عذر کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے مقابلہ میں زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے میں یہ انکساری بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔

(۵)..... وہ معذور حضرات جو نماز میں با قاعدہ قیام، رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں، ان کیلئے اصل حکم زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا ہے، اسی لئے حضراتِ فقہاءِ کرامؒ نے نماز میں زمین سے قریب تر ہونے کو افضل قرار دیا ہے، کرسیوں پر نماز ادا کرنے میں یہ بات مفقود ہے، البتہ اگر عذر ایسا ہے کہ زمین پر بھی کسی ہیئت میں نماز ادا کرنا دشوار ہے تو پھر کرسی پر ضرورت کی وجہ سے نماز ادا کی جاسکتی ہے، لیکن جو لوگ اس درجہ معذور نہ ہوں ان کے لئے کرسی پر بیٹھ کر فرض و واجب نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

(۶)..... مساجد میں کرسیوں کی بلاضرورت کثرت کی وجہ سے بعض جوان اور تندرست نمازی حضرات نماز کے بعد ان کرسیوں پر آرام کرتے ہیں اور بعض مرتبہ ایسے نمازی کرسیوں کو ایک دائرہ کی شکل دے کر اس پر بیٹھ کر باتوں میں مشغول رہتے ہیں، ایسا محسوس ہوتا ہے یہ کسی پارک یا کلب میں بیٹھے ہوں، جو مسجد کی شان اور اس کے ادب کے خلاف ہے۔

(۷)..... بعض مساجد میں دیکھا گیا ہے کہ کرسیوں پر نماز پڑھنے والے بعض حضرات نماز کے بعد زمین پر بیٹھ کر دیگر نمازیوں سے دیر تک محو گفتگو رہتے ہیں، جب وہ زمین پر بیٹھ کر گفتگو کر سکتے ہیں تو زمین

پر بیٹھ کر نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اس لئے نماز میں حتی الامکان کرسیوں کے استعمال سے بچنا چاہئے اوران کے استعمال کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے، ہاں جوافراد واقعۃً اس حدتک معذور ہوں کہ وہ فرض نماز میں قیام اوررکوع نہیں کرسکتے اورزمین پر سرٹکا کرسجدہ بھی نہیں کرسکتے، ان کیلئے افضل اوراصل حکم یہ ہے کہ وہ زمین پربیٹھ کراشارہ سے رکوع وسجدہ کرکے نماز اداکریں، کرسی پرنماز اداکرنا ضروری نہیں ہے، جائز ہے اورجس شخص کیلئے زمین پر بیٹھنا بھی مشکل ہووہ بلاشبہ کرسی پربیٹھ کرنماز پڑھ سکتا ہے۔

بہرحال ! معتبر عذر کی بناء پر کرسیوں پرنماز اداکرنے والے خواتین وحضرات کونماز میں قیام، رکوع اورسجدہ کے شرعی احکام سے واقف ہوناضروری ہے، جس کے لئے یہاں کرسی وغیرہ پرنماز اداکرنے کے ضروری مسائل لکھے جارہے ہیں، ان کوباربار پڑھیں، سمجھیں اوران کے مطابق عمل کریں تاکہ نماز صحیح اداہواورشریعت کی دی ہوئی سہولت بھی عذر کے مطابق حاصل ہو، اگرکوئی بات یاکوئی صورت سمجھ میں نہ آئے یااپنی صورتِ حال کاحکم یہاں نہ ملے تو اس کوالگ لکھ کرمعتبر اہلِ فتویٰ علماءحضرات سے اس کاحکم دریافت کرلیں۔

کرسی پر نماز کے مسائل

جو شخص نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو اس کا حکم

سوال (۱)

جو شخص صحت مند ہو، اور نماز کے اندر قیام، رکوع اور سجدہ باقاعدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو اس کیلئے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کی نماز ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب

جو شخص نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو اس شخص کو زمین پر یا تخت پر یا چوکی پر تمام فرض نمازیں اور واجب نمازیں، جیسے وتر اور عیدین کی نمازیں باقاعدہ کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے، کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر ان نمازوں کو پڑھنا جائز نہیں، اس کے باوجود اگر وہ کرسی وغیرہ پر یہ نمازیں پڑھتا ہے تو ایسے شخص کی نمازیں ادا نہ ہوگی اور ایسی پڑھی ہوئی تمام نمازیں لوٹانی ہوں گی (۱)۔ (سنتوں اور نفلوں کو

---

(۱) المريض إذا قدر على الصلاة قائما بركوع و سجود فإنه يصلى المكتوبة قائما بركوع و سجود فلا يجزيه غير ذلك. (التارخانية، ۲/۱۲۰)

کرسی پر پڑھنے کا حکم آگے آرہا ہے۔) (سوال نمبر۲۱،ص:۴۲)

جو شخص نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ کرنے کی کچھ تکلیف کے ساتھ قدرت رکھتا ہو اس کا حکم

سوال (۲)

کوئی شخص بیمار ہے یا کمزور ہے یا بوڑھا ہے یا اس کی کمر اور گھٹنوں میں درد ہے، جس کی وجہ سے قدرے تکلیف کے ساتھ وہ نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے، ایسے شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کی نماز ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب

جو شخص معمولی بیمار ہے اور زمین پر یا تخت پر یا چوکی پر باقاعدہ کھڑے ہو کر اور رکوع وسجدہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، مگر اس طرح نماز پڑھنے میں اس کو کچھ تکلیف ہوتی ہے، لیکن مرض میں اضافہ نہیں ہوتا اور مرض میں اضافہ ہونے کا یقین اور غالب گمان بھی نہیں ہے، اسی طرح کمزوری اور بڑھاپے کی وجہ سے قدرے تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح کمر اور گھٹنوں کے درد میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے معمولی اضافہ ہوتا ہے، لیکن ناقابلِ برداشت درد نہیں ہوتا تو ایسے شخص کو بھی تمام فرض و

واجب نمازیں اور سنتِ مؤکدہ نمازیں باقاعدہ کھڑے ہوکراور صحیح طریقہ سے رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے پڑھنا ضروری ہیں، کیونکہ یہ صحت مند آدمی کے حکم میں ہے، کرسی پر بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھنے سے ادا نہ ہوں گی (۱)۔

البتہ مذکورہ سوال نمبر ۱، ۲ میں ذکر کردہ دونوں صورتوں میں تمام نفل نمازیں اور سنّتیں غیر مؤکدہ نمازیں، جیسے عصر اور عشاء سے پہلے کی سنّتیں، زمین پر یا کسی کرسی پر بیٹھ کر پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، خواہ عذر ہو یا نہ ہو، لیکن جھک کر رکوع کرنا اور میز یا زمین پر سر ٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے، البتہ عذر کی وجہ سے اگر سجدہ زمین پر یا میز پر سر ٹکا کر نہ کرسکتا ہو تو اشارہ سے بھی ان نمازوں کو ادا کرنا جائز ہے (۲)، لیکن یاد رہے، بلا عذر ان نمازوں کو بیٹھ کر پڑھنے سے نماز کا آدھا ثواب ملتا ہے اور عذر کی حالت میں پورا ثواب ملتا ہے۔ (مأخذہ، ص ۶۸و۹۶)

---

(۱) المريض إذا قدر على الصلاة قائما بركوع و سجود فإنه يصلى المكتوبة قائما بركوع و سجود فلا يجزيه غير ذلك. (التارخانية، ۲/۱۲۰)

(۲) ويتنفل راكبا لحديث جابر أنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى وهو على راحلته النوافل فى كل جهة....وأما السنن الرواتب فنوافل حتى تجوز على الدابة. (تبيين الحقائق، ۲/۳۳۹)

ويجوز أن يتنفل القادر على القيام قاعدا بلا كراهة فى الأصح....ولو صلى التطوع بالإيماء من غير عذر لا يجوز. (الهندية، ۱/۱۱۴)

يجوز النفل قاعدا مع القدرة على القيام و لكن له نصف أجر القائم لقوله صلى الله عليه وسلم من صلى قائما فهو أفضل و من صلى قاعدا فله نصف أجر القائم. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى، ص ۴۰۳)

کرسی پر نفل نمازیں ادا کرنے کا تفصیلی حکم آگے مستقل عنوان کے ساتھ آرہا ہے۔

اب وہ مسائل لکھے جائیں گے، جن میں نمازی کسی عذر جیسے مرض یا کمزوری کی وجہ سے نماز میں قیام یا رکوع یا سجدہ یا تینوں کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو کیا حکم ہے؟ اس بارے میں سب سے پہلے قدرت نہ ہونے کا مطلب سمجھنا ضروری ہے تاکہ اسکے مطابق عمل کرنا آسان ہو۔

قیام، رکوع اور سجدہ پر قدرت نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

سوال (۳)

نماز کے اندر قیام یا رکوع یا سجدہ کرنے یا تینوں کے کرنے کی قدرت نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟ اور اس کی کیا حدود ہیں؟

جواب

نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ یا ان میں سے کوئی ایک یا سب ادا کرنے کی قدرت نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ نمازی کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے ان کے ادا کرنے سے قاصر ہو جائے، یا ان کی ادائیگی کی وجہ سے اس کو سخت تکلیف ہوتی ہو یا بیماری کے بڑھنے، دیر سے اچھا ہونے کا اندیشہ ہو یا انکو ادا کرنے سے شدید درد ہوتا ہو، یا چکر آتا ہو، تو سمجھا جائیگا

کہ نمازی کے اندران ارکان کے ادا کرنے کی قدرت نہیں ہے (۱)۔

جس صورت میں قیام یا رکوع یا سجدہ ادا کرنے سے بیماری بڑھنے یا دیر سے اچھا ہونے کا اندیشہ ہو، اس صورت میں مریض کا اپنا یقین یا غالب گمان ہونا یا کسی مسلمان تجربہ کار طبیب کا بتلانا کافی ہے۔ (مأخذہٗ سوال نمبر ۱۹/ص ۳۹ وسوال نمبر ۳۷/ص ۶۲) فتوی نمبر ۱۴/۸۶۱ وفتوی نمبر ۳۲/۹۱۶)

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا کب جائز ہے؟

سوال (۴)

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا کب جائز ہے اور کب جائز نہیں؟

جواب

جس شخص میں فرض نماز یا واجب نماز یا سنّت مؤکدہ نماز میں قیام یا رکوع وسجدہ یا صرف سجدہ کرنے کی قدرت نہیں ہے تو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن اگر وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو تو اُسے زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنی چاہیے، بلا ضرورت کرسی پر نہیں پڑھنی چاہیے (۲) (فتوی نمبر ۱۹/۱۱۱۳، سوال نمبر ۴۰/ص ۷۲)

(۱) من تعذر علیه القیام لمرض حقیقی وحده أن یلحقه بالقیام ضرر، أو حکمی بأن خاف زیادته أو بطیء برئه بقیامه أو دوران رأسه أو وجد لقیامه ألما شدیداً ....صلّی قاعدا...وفی الشامیة: غلب علی ظنه بتجربة سابقة أو أخبار طبیب مسلم حاذق. (الدر مع الرد، ۲/۹۵)

(۲) إذا عجز المریض عن القیام صلی قاعدا یرکع و یسجد. (هندیة، ۱/۱۳۶)

جو شخص بیمار ہے یا کمزور ہے جس کی وجہ سے وہ کھڑا نہیں ہوسکتا یا کھڑا تو ہوسکتا ہے، لیکن کھڑے ہونے سے اس کو سخت تکلیف ہوتی ہے یا بیماری بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا یقین یا غالب گمان ہے یا کھڑے ہونے کی صورت میں سر چکرا کر گرنے کا اندیشہ ہو، جس کی وجہ سے رکوع وسجدہ نہ کرسکتا ہو تو ان سب صورتوں میں زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے (۱)۔ (سوال ۳۷/ص ۶۲)

جو شخص ان صورتوں میں قیام، رکوع اور سجدہ با آسانی یا معمولی تکلیف کے ساتھ ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہے، اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگی، کیونکہ یہ شخص صحت مند ہے اور اس کے لئے قیام، رکوع اور سجدہ باقاعدہ ادا کرنا فرض (۲) ہے۔

جو شخص صرف قیام پر قادر نہ ہو لیکن رکوع وسجدہ کرسکتا ہو اس کا حکم

سوال (۵)

جو شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز میں قیام پر قدرت نہ رکھتا ہو،

(۱) اس کا حوالہ سوال نمبر ۳ کے حاشیہ میں گزر چکا ہے۔
(۲) اس کا حوالہ سوال نمبر (۱) کے حاشیہ میں گزر چکا ہے۔

البتہ رکوع اور سجدہ کر سکتا ہو تو کیا اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟ اور کیا ایسے شخص کے لئے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

جو شخص نماز کے اندر کسی عذر کی وجہ سے قیام کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، البتہ رکوع اور سجدہ با قاعدہ کر سکتا ہو تو ایسے شخص کیلئے بہتر یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر ہی نماز ادا کرے، با قاعدہ جھک کر رکوع کرے اور زمین پر سر ٹکا کر سجدہ کرے، محض اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرنا جائز نہیں، ایسا کرنے سے اسکی نماز نہ ہوگی (۱)، اور بلا عذر کرسی استعمال نہ کرے، لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے تو رکوع کے وقت با قاعدہ جھک کر رکوع کرنے کے بعد سجدہ کے وقت نیچے زمین پر اُتر کر سر ٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے، کرسی کے سامنے تختہ یا میز پر بھی سجدہ نہ کرے کیونکہ یہ حقیقی سجدہ نہیں ہے، جبکہ یہ شخص با قاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہے۔ (مأخذہٗ: فتویٰ نمبر: ۴۱/۱۵۰۸)

---

(۱) إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع و يسجد. (هندية، ۱/۱۳۶)

جو شخص صرف رکوع پر قادر نہ ہو، لیکن قیام اور سجدہ کرسکتا ہو اس کا حکم

سوال (٦)

جو شخص نماز میں قیام کرسکتا ہے اور سجدہ بھی کرسکتا ہے، لیکن رکوع نہیں کرسکتا تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہئے؟

جواب

ایسا شخص کھڑے ہوکر نماز پڑھے اور کھڑے کھڑے سر کے اشارہ سے رکوع کرے، یعنی سر ذرا سا جھکا دے، پھر با قاعدہ سجدہ کرے، اشارہ سے رکوع کرنے کی اجازت اس صورت میں ہے جبکہ وہ اپنی کمر سے ذرا بھی جھکنے پر قادر نہ ہو، اور اگر وہ اس قدر جھک سکے کہ ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں تک پہنچ جائیں تو اس صورت میں محض سر کے اشارہ سے رکوع ادا نہ ہوگا، با قاعدہ رکوع کرنا ہوگا، جتنا بھی ہوسکے (۱)۔

(مأخذہٴ تبویب نمبر ۹۱۶/۳۲) (سوال ۲۷/ ص ۴۶)

---

(۱) إذا تعذر الركوع دون السجود غير واقع اهـ أى لأنه متى عجز عن الركوع عجز عن السجود نهر. قال ح: أقول على فرض تصوره ينبغى أن لا يسقط لأن الركوع وسيلة إليه ولا يسقط المقصود عند تعذر الوسيلة، كما لم يسقط الركوع والسجود عند تعذر القيام. (شامية، ۹۷/۲)

و لو منها الركوع بحيث لو مد يديه نال ركبتيه كذا فى السراج. وفى شرح المنية: هو طأطأة الرأس أى خفضه، لكن مع انحناء الظهر. (الدر مع الشامية، ۴۴۷/۲)

جو شخص صرف سجدہ پر قادر نہ ہو اس کا حکم

سوال (۷)

جو شخص نماز میں قیام کرسکتا ہے اور رکوع بھی کرسکتا ہے، لیکن سجدہ نہیں کرسکتا، نہ زمین پر نہ کرسی کے سامنے میز پر، تو اس کو کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہئے؟

جواب

ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ قیام کے وقت باقاعدہ کھڑے ہوکر ہی قراءت کرے اور باقاعدہ رکوع بھی کرے اور سجدہ زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے کرے، اور اگر قیام کی حالت ہی میں سر کے اشارے سے سجدہ کرلے تو یہ بھی جائز ہے لیکن زمین پر بیٹھ اشارہ کرنا افضل ہے، (۱) زمین پر بیٹھ کر سجدہ کا اشارہ کرنے کے بعد کسی خاص مشقت کے بغیر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوسکتا ہو تو دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور اگر بیٹھ کر اُٹھنے میں مشقت زیادہ ہو تو باقی نماز بیٹھ کر اشارے ہی سے پوری کرلے، اور اگر کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے سجدہ کرلے تو بھی

---

(۱) وإن تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام أومأ (قاعدا) وهو أفضل من الإيماء قائما لقربه من الأرض ويجعل سجوده أخفض من ركوعه لزوما....ولو يصلى قائما بركوع و قعد و أومأ بالسجود أجزأه، والأوّل أفضل. (الدر المختار مع الشامية، ۲/۹۷)

جائز ہے، البتہ زمین پر بیٹھ کر سجدہ کیلئے اشارہ کرنا بہتر ہے۔ (ماٰخذہٗ: فتویٰ نمبر: ۱۵۰۸/۴۱)

جو شخص قیام پر قادر ہو، لیکن رکوع وسجدہ پر قدرت نہ ہو اس کا حکم

سوال (۸)

جو شخص نماز میں قیام پر قدرت رکھتا ہو، لیکن رکوع وسجدہ پر قدرت نہ رکھتا ہو، اُسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہیئے۔

جواب

ایسے شخص کو چاہیئے کہ وہ قیام کے وقت باقاعدہ کھڑے ہوکر ہی قراءت کرے، رکوع اور سجدہ زمین پر بیٹھ کر اشارے سے کرے، سجدہ میں سر کو رکوع سے زیادہ جھکائے، اور اگر قیام کی حالت ہی میں سر کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرلے تو یہ بھی جائز ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر اشارہ کرنا افضل ہے(۱)، زمین پر بیٹھ کر سجدہ کا اشارہ کرنے کے بعد کسی خاص مشقت کے بغیر دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہوسکتا ہو تو دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے جس طرح کرسی پر نماز پڑھنے میں کھڑا ہونا آسان

(۱) اس کا حوالہ سوال نمبر (۷) کے جواب کے حاشیہ میں گزر چکا ہے۔

ہوتا ہے، اور اگر زمین پر بیٹھ کر اُٹھنے میں مشقت زیادہ ہو تو باقی نماز بیٹھ کر اشارے ہی سے پوری کر لے، اور اگر کسی نے اس صورت میں کرسی پر بیٹھ کر رکوع اور سجدہ اشارہ سے ادا کر لیا تو یہ بھی جائز ہے تاہم زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنا بہتر ہے۔(مأخذہ: فتویٰ نمبر:۱۵۴۸/۴۱)

جو شخص قیام اور رکوع پر قادر ہو، لیکن سجدہ پر قادر نہ ہو اس کا حکم

سوال (۹)

جو شخص نماز میں قیام اور رکوع کرنے کی قدرت رکھتا ہو، لیکن سجدہ کرنے قدرت نہیں رکھتا تو اس کو کس طرح نماز پڑھنی چاہئے؟

جواب

ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ قیام کے وقت باقاعدہ کھڑے ہو کر ہی قراءت کرے اور باقاعدہ رکوع بھی کرے اور سجدہ زمین پر بیٹھ کر اشارے سے کرے، اور اگر قیام کی حالت ہی میں سر کے اشارے سے سجدہ کر لے تو یہ بھی جائز ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر اشارہ کرنا افضل ہے، اور یہ بھی جائز ہے کہ کرسی کی نشست کے برابر یا اس سے معمولی اُونچی چیز پر سر ٹکا کر سجدہ کر لے کیونکہ یہ بھی اشارہ کے حکم میں ہے، حقیقی سجدہ نہیں

ہے، پھر زمین پر بیٹھ کر سجدہ کا اشارہ کرنے کے بعد کسی خاص مشقت کے بغیر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو سکتا ہو تو دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور اگر بیٹھ کر اُٹھنے میں مشقت زیادہ ہو تو باقی نماز بیٹھ کر اشارے ہی سے پوری کرلے۔ (مأخذہ: فتویٰ نمبر: ۴۱/۱۵۰۸)

جو شخص قیام اور رکوع پر قادر نہ ہو لیکن سجدہ کر سکتا ہو اسکا حکم

سوال (۱۰)

جو شخص قیام اور رکوع کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، البتہ باقاعدہ سجدہ کر سکتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب

ایسے شخص کو زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنی چاہئے اور باقاعدہ زمین پر سجدہ کرنا چاہئے، بلاوجہ کرسی پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے، لیکن اگر وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا، بلکہ عذر اور تکلیف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے تو اگر وہ زمین پر اُتر کر سجدہ کر سکتا ہے تو اُتر کر زمین پر سجدہ کرنا ضروری ہے، پھر کرسی پر بیٹھے، کرسی کے سامنے تختہ یا میز پر سجدہ نہ کرے، کیونکہ یہ حقیقی سجدہ نہیں ہے۔

(مأخذہ: فتویٰ نمبر: ۴۱/۱۵۰۸)

جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ تینوں پر قادر نہ ہو اس کا حکم

سوال (۱۱)

جو شخص بیماری یا کمزوری یا بڑھاپے کی زیادتی کی وجہ سے نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ تینوں پر قدرت نہ رکھتا ہو تو کیا اس کے لئے زمین یا تخت یا کرسی پر نماز پڑھنا اور اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب

جو شخص نہ قیام پر قادر ہو اور نہ رکوع وسجدہ پر، تو اس کو اختیار ہے، خواہ زمین پر یا تخت پر یا چارپائی پر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور سر کے اشارہ سے رکوع اور سجدہ ادا کرے، اور سجدہ میں سر کو رکوع سے زیادہ جھکائے۔(۱)۔(مأخذۂ تبویب:۵۹/۸۹۶)(سوال نمبر۱۲۳/ص۴۴)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کس طرح بیٹھے؟

سوال (۱۲)

جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا، جس کی

---

(۱) من تعذر علیه القیام صلی قاعدا کیف شاء أی کیف تیسر له بغیر ضرر من تربع أوغیره...و إن تعذرا أومأ قاعدا و یجعل سجوده أخفض من رکوعه لزوماً و لا یرفع إلی وجهه شیئاً یسجد علیه. (الدرالمختار مع الرد، ۲/۹۷)

وجہ سے وہ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کو نماز ادا کرنے کے لئے کس طرح بیٹھنا چاہئے؟

جواب

ایسے شخص کے لئے بیٹھنے کی کوئی خاص صورت وہیئت لازم اور ضروری نہیں، جس طرح سہولت ہو اس طرح بیٹھ کر نماز ادا کرسکتا ہے، خواہ اس طریقہ سے بیٹھے جیسے عورت التّحیات میں بیٹھتی ہے یا اگر آلتی پالتی مار کر بیٹھنا آسان ہو تو اس طرح بیٹھ جائے، اور اگر با آسانی التّحیات میں بیٹھنے کی حالت میں بیٹھ سکتا ہو تو یہ اولیٰ ہے (۱)۔ (سوال نمبر ۲۰ رص ۱۴۱ حوالہ صفحہ ۲۰ و ۴۱)

جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا لیکن میز پر سجدہ کرسکتا ہے، اس کا حکم

سوال (۱۳)

ایک شخص زمین پر بیٹھ کر اور زمین پر سر ٹکا کر سجدہ نہیں کرسکتا،

---

(۱) من تعذر عليه القيام لمرض.... صلى قاعدا كيف شاء أى كيف تيسر له بغير ضرر من تربع أوغيره....لأنه أيسر على المريض ، قال فى البحر: و لا يخفى ما فيه، الأيسر عدم التقييد بكيفية من الكيفيات، فالمذهب الأوّل و ذكر قبله أنه فى حالة التشهد يجلس كما يجلس للتشهد بالإجماع، أقول: ينبغى أن يقال: إن كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساوياً لغيره كان أولىٰ. (الدر المختار مع الرد، ۲/۹۷)

البتہ چوکی یا چارپائی یا کرسی پر بیٹھ کر اور سامنے میز رکھ کر اس پر سجدہ کر سکتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب

ایسے شخص کو زمین یا تخت یا چوکی یا چارپائی یا کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرنی چاہیے، البتہ زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا بہتر ہے، کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز یا تختہ پر سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے، تاہم اگر کسی عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے اور سامنے کرسی کی نشست کے برابر یا اس سے معمولی اُونچی چیز پر سر ٹکا کر سجدہ کر لے تو یہ بھی جائز ہے بلکہ حقیقی سجدہ کی ہیئت سے کچھ زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے بہتر ہے۔ (مأخذہ: فتویٰ نمبر: ۴۱/۱۵۰۸)

جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا اور میز یا اسٹول میسر نہ ہو، اس کا حکم

سوال (۱۴)

ایک شخص زمین پر بیٹھ کر اور زمین پر سر ٹکا کر سجدہ نہیں کر سکتا، اور وہ ایسی جگہ ہے جہاں میز یا اسٹول یا کوئی اور چیز، جس پر سجدہ کر سکے، میسر نہ ہو، مثلاً دورانِ سفر راستہ کی مسجد میں صرف کرسی دستیاب ہے، میز وغیرہ نہ ہو، تو اس شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب

اس کو چاہئے کہ زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے سجدہ کرے اور اگر زمین پر بیٹھنا مشکل ہو تو صرف کرسی پر بیٹھ کر سر کے اشارہ سے سجدہ ادا کرلے، کیونکہ جب نمازی حقیقی سجدہ ادا کرنے سے عاجز ہو تو اشارہ سے سجدہ کرنا کافی ہے (۱)۔ (سوال نمبر ۶۴ ص: ۱۱۰) پھر بعد میں ایسی نماز کو لوٹانا ضروری نہیں ہے (۲)۔ (سوال نمبر ۶۶ ص: ۱۱۸)

جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا اور نو اِنچ سے زیادہ اونچی میز ملتی ہے، اس کا حکم

سوال (۱۵)

جو شخص زمین پر بیٹھ کر اور زمین پر سر ٹکا کر سجدہ کرنے کی قدرت

---

(۱) إن من العجز الحكمی ما لو خاف العدو لو صلی قائما أو كان فی خباء لا يستطيع أن يقيم صلبه و إن خرج لا يستطيع الصلاة لطين أو مطر، و من به أدنی علة فخاف إن نزل عن المحمل بقی فی الطريق يصلی الفرض فی محمله و كذا المريض الراكب إلا إذا وجد من ينزله، بحر. (شامية، ۲/۹۶)

مريض تحته ثياب نجسة، و كلما بسط شيئا تنجس من ساعته صلی علی حاله و كذا لو لم يتنجس إلا أنه يلحقه مشقة بتحريكه. (الدر المختار، ۲/۱۰۳)

(۲) فلو لم يقدر المريض علی التحول إلی القبلة بنفسه ولا بغيره صلی كذلک ولا إعادة عليه بعد البرء فی ظاهر الجواب كما لو عجز عن الأركان بدائع وتمامه فی البحر، ولا يعيد أی فی سقوط الشرائط أو الأركان لعذر سماوی.... وفی البحر عن القنية: ولو اعتقل لسانه يوما وليلة فصلی صلاة الأخرس ثم انطلق لسانه لا تلزمه الإعادة. (شامية، ۲/۹۹)

نہیں رکھتا، البتہ نو اِنچ سے کم کم اونچی میز پر سر ٹکا کر سجدہ کرسکتا ہے، لیکن ایسی میز اس کو میسر نہیں، بلکہ اس سے اونچی میز میسر ہے، جیسے بعض مرتبہ مسجد میں یا ہوائی جہاز کے سفر میں یہ صورتحال پیش آتی ہے، تو ایسا معذور آدمی کیا کرے؟

جواب

ایسا شخص یا تو سر کے اشارے سے سجدہ کرے یا مذکورہ میز ہی پر سجدہ کرلے، کیونکہ مذکورہ میز پر سجدہ کرنا اشارہ سے سجدہ کرنا ہے، جو حقیقی سجدہ نہیں ہے، اور جس طرح حقیقی سجدہ نہ کرسکنے کی صورت میں اشارہ سے سجدہ کرنا کافی ہے، اسی طرح حکماً معذور ہونے کی صورت میں بھی اشارہ سے سجدہ کرنا کافی ہے، اور ذکر کردہ صورت تعذّرِ حکمی میں داخل ہے (۱)۔ (سوال نمبر ۶۵ ص: ۱۱۰)

جو شخص اکیلے نماز پڑھنے میں قیام، رکوع اور سجدہ کرسکتا ہو، مگر جماعت کے ساتھ نہیں کرسکتا، اس کا حکم

سوال (۱۶)

جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام، رکوع اور سجدہ

(۱) اس کا حوالہ سوال نمبر (۱۴) کے جواب کے حاشیہ میں گزر چکا ہے۔

کرنے کی قدرت رکھتا ہو، لیکن جماعت کی صورت میں قادر نہ ہو تو کیا اس کیلئے کرسی یا زمین پر بیٹھ کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے؟

جواب

قیام، رکوع اور سجدہ نماز کے فرائض میں سے ہیں، اور جماعت سے نماز ادا کرنا ایک قول کے مطابق سنتِ مؤکدہ اور دوسرے قول کے مطابق واجب ہے، اور فرض کی ادائیگی واجب کی ادائیگی پر مقدم ہے، لہٰذا جو شخص گھر میں اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں یہ فرائض ادا کرسکتا ہو، لیکن مسجد وغیرہ میں جاکر جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں ان فرائض کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ جماعت سے نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں نہ جائے، بلکہ گھر میں رہ کر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے، جماعت میں شامل ہو کر ان فرائض کو ترک کرنا جائز نہیں (۱)۔

(سوال نمبر ۲۸ ص: ۴۷)

---

(۱) فلو إن المريض إذا صلى فى بيته يستطيع القيام و إذا خرج إلى الجماعة لا يستطيع القيام يصلى فى بيته قائما، قال شمس الأئمة الأوزجندى: يخرج إلى الجماعة لكن كبر قائما ثم يقعد ثم يقوم عند الركوع و الأوّل أصح و به يفتي. (خلاصة الفتاوى، ۱/۱۹۷)

وجهه أن القيام فرض بخلاف الجماعة، وبه قال مالك والشافعي، خلافا لأحمد بناء على أن الجماعة فرض عنده، وقيل يصلى مع الإمام قاعدا عندنا لأنه عاجز إذ ذاك....وما مشى عليه الشارح تبعا للنهر جعله فى الخلاصة أصح وبه يفتي.

قال فى الحلية: ولعله أشبه لأن القيام فرض فلا يجوز تركه للجماعة التى هى سنة بل يعد هذا عذرا فى تركها. (شامية، ۱/۴۴۶)

باجماعت نماز پڑھنے کی صورت میں کرسی کے سامنے میز رکھنا ممکن نہ ہو، اس کا حکم

سوال (۱۷)

جو شخص معذور ہے اور وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہے، اور زمین پر بیٹھ کر بھی سجدہ کرنے سے عاجز ہے، لیکن تنہا نماز پڑھے تو کرسی یا تخت وغیرہ پر بیٹھ کر اور سامنے میز رکھ کر با قاعدہ سجدہ کر سکتا ہے، لیکن مسجد میں کرسی تو ہوتی ہے مگر سامنے میز نہیں ہوتی، تو کیا میز پر سجدہ کرنے کے لئے جماعت کو چھوڑ سکتا ہے؟

جواب

ایسے شخص کو چاہئے کہ مسجد میں باجماعت ہی نماز ادا کرے، اور زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے سجدہ کرے، اگر کسی عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس صورت میں بھی سر کے اشارے سے سجدہ کرے، سامنے کی میز پر سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ میز پر سجدہ کرنا بھی اشارہ ہی کے حکم میں ہے حقیقی سجدہ نہیں ہے۔ (مأخذہ: فتویٰ نمبر: ۱۵۰۸/۴۱)

جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور رکوع وسجدہ بھی نہیں کرسکتا، اس کا حکم

سوال (۱۸)

جو شخص نماز میں قیام کرنے سے عاجز ہے، اس لئے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، اور رکوع وسجدہ کرنے کی قدرت بھی نہیں رکھتا، تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب

ایسا شخص زمین پر بیٹھ کر اشارے سے رکوع وسجدہ کر کے نماز ادا کرے، اسی طرح وہ کرسی یا چارپائی یا تخت وغیرہ پر بیٹھ کر بھی اشارے سے نماز ادا کرسکتا ہے، اس صورت میں اس کے سامنے میز وغیرہ رکھنا اور اس پر سر ٹکا کر سجدہ کرنا ضروری نہیں۔ (سوال نمبر ۵ کے جواب کا دوسرا پیرا، ص:۱۶ مأخذہ)

سجدہ سے اُٹھتے وقت ناقابلِ برداشت تکلیف ہو تو اس کا حکم

سوال (۱۹)

جو شخص نماز میں رکوع کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن سجدہ نہیں کرسکتا، یا کسی طرح ایک سجدہ کرلیتا ہے، لیکن سجدہ سے اُٹھتے وقت ناقابلِ

برداشت تکلیف ہوتی ہے، یا دوسرا سجدہ کرنے کی قدرت ہی نہیں، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب

ایسا شخص بیٹھ کر اور سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کر کے نماز ادا کرے، یہی بہتر ہے، البتہ اگر کھڑے ہو کر قیام کرے، اور رکوع کرے اور پھر سجدہ کرتے وقت بیٹھ کر سر کے اشارے سے سجدہ کرے تو بھی درست ہے (۱)۔ (سوال نمبر ۷ ص: ۲۷)

جو شخص قیام ورکوع کر سکتا ہو، لیکن سجدہ مشقت سے کرتا ہے، اس کا حکم

سوال (۲۰)

ایک شخص نماز میں با آسانی قیام اور رکوع کر سکتا ہے، لیکن سجدہ کرنے میں بڑی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے، سہولت سے سجدہ نہیں کر سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب

ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ قیام کے وقت با قاعدہ کھڑے ہو کر ہی قراءت کرے اور با قاعدہ رکوع بھی کرے، اسکے بعد اگر سر ٹکا کر با قاعدہ

(۱) اس کا حوالہ سوال نمبر (۷) کے جواب کے حاشیہ میں مذکور ہے۔

سجدہ کرنے میں شدید تکلیف ہوتی ہے(۱) تو زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے سجدہ کرے، اور اگر قیام کی حالت ہی میں سر کے اشارے سے سجدہ کرلے تو یہ بھی جائز ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر اشارہ کرنا افضل ہے، اس صورت میں بھی کرسی پر بیٹھ کر بھی اشارہ سے سجدہ کرسکتا ہے کیونکہ یہ بھی اشارہ سے سجدہ کرنے کے حکم میں ہے، پھر اگر زمین پر بیٹھ کر سجدہ کا اشارہ کرنے کے بعد کسی خاص مشقت کے بغیر دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہوسکتا ہو تو دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور اگر بیٹھ کر اُٹھنے میں مشقت زیادہ ہو تو باقی نماز بیٹھ کر اشارے ہی سے پوری کرلے۔ (مأخذہ: فتویٰ نمبر: ۴۱/۱۵۰۸)

اشارہ سے نماز پڑھنے والا اگر قیام پر قادر ہو تو اس کا حکم

سوال (۲۱)

ایک شخص نماز میں قیام پر قادر ہے، لیکن رکوع اور سجدہ کرنے پر قدرت نہیں ہے، جس کی وجہ سے وہ اشارہ سے نماز ادا کرتا ہے، اس کے لئے قیام کے وقت کھڑے ہونے کا کیا حکم ہے؟ اور افضل صورت کیا ہے؟

(۱) و أصح الأقاويل فی تفسير العجز أن يلحقه بالقيام ضرر و عليه الفتوىٰ، كذا فی معراج الدراية. (الهندية، ۱/۱۳۶)

جواب

جو شخص با قاعدہ رکوع اور سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، لیکن قیام کی قدرت رکھتا ہے تو ایسے شخص کو چاہئے کہ قیام کے وقت با قاعدہ کھڑے ہو کر ہی قراءت کرے، رکوع اور سجدہ زمین پر بیٹھ کر اشارے سے کرے، سجدہ میں سر کو رکوع سے زیادہ جھکائے ،اور اگر قیام کی حالت ہی میں سر کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کر لے تو یہ بھی جائز ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر اشارہ کرنا افضل ہے (۱)،اس صورت میں کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع وسجدہ ادا کرنا بھی جائز ہے اور کرسی کی نشست کے برابر یا اس سے کچھ معمولی اُونچی میز پر سجدہ کرنا بھی جائز ہے، کیونکہ یہ بھی اشارہ سے سجدہ کرنے کے حکم میں ہے۔ (مأخذۂ فتوی نمبر:۴۱/۱۵۰۸)

بستر، تکیہ اور صوفہ پر سجدہ کرنے کا حکم

سوال (۲۲)

بعض اوقات کرسی یا چارپائی یا تخت یا زمین پر نماز پڑھنے والے لوگ سامنے رکھے ہوئے تکیہ یا صوفے یا بستر پر سجدہ کر لیتے ہیں، کیونکہ تختہ یا میز موجود نہیں ہوتی، اس طرح سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

---

(۱) و إن تعذرا لاالقیام أومأ قاعدا و هو أفضل من الإیماء قائما لقربه من الأرض ویجعل سجوده أخفض من رکوعه لزوما. (الدر المختار: ج۲، ص۹۸)

جواب

جس چیز پر سجدہ کیا جارہا ہے، اگر وہ اتنی سخت ہو کہ اس پر صحیح طریقے سے پیشانی ٹک جائے، یعنی مزید دبانے سے نہ دبے، جیسے پتلے بستر یا صوفے کا فوم بہت سخت ہو تو اس پر سجدہ ادا ہو جائے گا، لیکن اگر وہ اتنا موٹا یا اتنا نرم ہو کہ پیشانی صحیح نہ ٹک سکے، بلکہ دبانے اور زور دینے سے وہ دبتی چلی جائے تو اس پر سجدہ درست نہ ہوگا (۱)۔ (سوال نمبر ۳۶ ص:۷۸)

کرسی کی گدی اور قدم رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے

سوال (۲۳)

جس کرسی پر معذور نمازی نماز پڑھ رہا ہے اور جس چیز پر سجدہ کرر ہا ہے، اور زمین کے جس حصے پر قدم ہیں، کیا ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے؟ کیونکہ عام طور پر گھر میں قالین بچھا ہوتا ہے جو بعض اوقات بچوں کے پیشاب کرنے کی وجہ سے ناپاک ہو جاتا ہے۔

جواب

نمازی کرسی کی جس گدی پر نماز پڑھ رہا ہے اور جس چیز پر سجدہ

---

(۱) و من شروط صحة السجود كونه على ما أى شيء يجد الساجد حجمه بحيث لو بالغ لا تتسفل رأسه...و تستقر جبهته. (حاشية الطحطاوى، ص ۲۳۱) (و هكذا فى الشامية، ۱/۵۰۰)

کررہا ہے اور قالین کے جس حصے پر قدم رکھے ہوئے ہیں، ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے، لہٰذا اگر قالین یقینی طور پر غالب گمان کے مطابق ناپاک ہو تو اس پر پاک کپڑا یا جانماز بچھا کر نماز پڑھنا ضروری ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی (۱)۔ (سوال نمبر ۴۷ ص:۷۹)

دل کے مریض کے لئے اشارہ سے نماز پڑھنے کا حکم

سوال (۲۴)

اگر ایک شخص دل کا مریض ہے، کئی مرتبہ اس کو دل کا دورہ پڑ چکا ہے، ڈاکٹروں نے چلنے پھرنے اور زیادہ بات چیت کرنے سے منع کر دیا ہے، کیونکہ اس سے دل پر دباؤ پڑتا ہے، جو زندگی کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے، اس لئے وہ شخص زیادہ تر بستر پر لیٹا رہتا ہے، گھٹنوں کی تکلیف کی وجہ سے وہ کرسی پر نماز ادا کرتا ہے، میز پر سر ٹکا کر سجدہ کرنے سے بھی دل پر ہلکا سا بوجھ محسوس ہوتا ہے، کیا اس کے لئے سر کے اشارہ سے سجدہ کرنا جائز ہے؟ نیز کیا اس پر قیام فرض ہے؟

جواب

اگر مذکورہ شخص کو باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرنے میں دل پر بوجھ

---

(۱) تطهير النجاسة من بدن المصلي و ثوبه و المكان الذی یصلي علیه واجب....وإن كانت النجاسة تحت قدمي المصلي منع الصلاة. ولا يفترق الحال بين أن يكون جميع موضع القدمين نجسا وبين أن يكون موضع الأصابع نجسا. (الهندية، ۵۸/۱)

محسوس ہوتا ہے اوراس سے بیماری کے بڑھنے کا اندیشہ ہے تواشارے سے رکوع وسجدہ کرنا جائز ہے، باقاعدہ سرٹکا کرسجدہ کرنا ضروری نہیں ہے اورنیز اس حالت میں نماز میں قیام بھی فرض نہیں، بلکہ بیٹھ کرنماز ادا کرے، البتہ سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ جھکے (۱)۔

(سوال نمبر۴۸ص:۸۰)

سجدہ کے وقت پاؤں زمین یا کرسی پرٹکانے کا حکم

سوال (۲۵)

اگرکوئی شخص قیام پرقادرنہیں اورزمین پربیٹھ کرنماز ادا کرنے سے بھی عاجز ہے، اسلئے کرسی پرنماز ادا کرتا ہے، ایسی صورت میں اگرسجدہ کرتے وقت اسکے پاؤں زمین سے اٹھ جائیں توکیا نماز ہوجائیگی؟

جواب

اگریہ شخص عذر کی وجہ سے کرسی پربیٹھ کرنماز پڑھتا ہے اورسجدہ کے وقت زمین پرجا کرسجدہ بھی نہیں کرسکتا توکرسی پربیٹھے بیٹھے سر کے اشارہ سے سجدہ کرنا کافی ہے، کرسی کے سامنے کسی میزیا اسٹول پرسجدہ کرنا ضروری نہیں ہے، اوراشارے سے سجدہ کرتے ہوئے پاؤں کوزمین

(۱) اس کا حوالہ سوال نمبر (۳) کے جواب کے حاشیہ میں گزرچکا ہے۔

پر ٹکانے کا حکم بھی نہیں ہے۔ بآسانی جو بھی صورت ممکن ہو اس صورت کو اختیار کرنا جائز ہے(۱)۔

سجدہ کا اشارہ کرنے کے لئے ہاتھ گھٹنوں سے آگے کرنا ضروری نہیں

سوال (۲۶)

بعض نمازی جو عذر کی وجہ سے نماز میں اشارہ سے رکوع و سجدہ کرتے ہیں، وہ زمین یا کرسی پر نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ کے اشارے میں اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے آگے ٹکا کر سجدہ کا اشارہ کرتے ہیں، کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

جواب

اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرنے کی صورت میں دونوں ہاتھ ران پر گھٹنوں کے قریب رکھنے چاہئیں، صحیح طریقہ یہی ہے، سجدہ کے لئے اپنے ہاتھ گھٹنوں سے آگے نکالنا ثابت نہیں، البتہ اگر کوئی شخص یہ بھول جاتا ہو کہ وہ رکوع کر رہا ہے یا سجدہ، لہٰذا وہ ان دونوں میں فرق کرنے اور

(۱)من تعذرعليه القيام صلى قاعدا كيف شاء على المذهب،اى كيف تيسرله بغيرضرر من تربع او غيره ، لان المرض اسقط عنه الاركان فالهيئات اولىٰ.
(الدرالمختار ج ۲ ص ۹۷)

اپنی یادداشت صحیح رکھنے اور سہولت کیلئے ایسا کرے تو اسمیں کوئی قباحت نہیں، لیکن اسکو شرعی طریقہ نہ سمجھا جائے (۱)۔ (سوال نمبر ۳۸، ص:۶۴)

خواتین کے لئے تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال (۲۷)

گھر میں عموماً خواتین تخت یا چوکی وغیرہ پر بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں، ان کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب

بغیر عذر کے تخت وغیرہ پر بیٹھ کر فرض وواجب نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ قیام پر قدرت نہ ہو تو تخت وغیرہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، پھر اگر رکوع وسجدہ کرنے کی قدرت نہ ہو تو بیٹھے بیٹھے سر کے اشارہ سے رکوع وسجدہ کریں اور سجدہ میں سر کو رکوع سے زیادہ جھکائیں، اور اگر رکوع وسجدہ کی قدرت ہو تو پھر اشارہ کافی نہ ہوگا، بلکہ تخت پر باقاعدہ رکوع وسجدہ کرنا ضروری ہوگا، البتہ نفل نماز بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے (۲)

(سوال نمبر ۳۳، ص:۴۸)

---

(۱) و يجعل سجوده أخفض من ركوعه أشار إلى أنه يكفيه أدنى الانحناء عن الركوع ، و أنه لا يلزمه تقريب جبهته من الأرض بأقصى ما يمكنه كما بسطه فى البحر عن الزاهدى. (الدر المختار مع الشامية، ۲/۹۸)

(۲) اس کا حوالہ سوال نمبر (۱) اور (۲) کے جوابات کے حاشیہ میں گزر چکا ہے۔

بلا عذر فرض و واجب نماز کرسی پر پڑھنے کا حکم

سوال (۲۸)

جو شخص تندرست ہو اور نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ کر سکتا ہو، اس کے باوجود وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب

ایسے شخص کے لئے تمام فرض نمازیں اور واجب نمازیں جیسے وتر کی نماز، منّت والی نماز، عیدین کی نماز کرسی پر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں، زمین وغیرہ پر باقاعدہ کھڑے ہو کر اور باقاعدہ رکوع وسجدہ کے ساتھ ان نمازوں کو ادا کرنا فرض ہے، جو نمازیں کرسی پر بیٹھ کر پڑھی ہوں، ان کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے (۱)۔ (سوال نمبر ۳۹، ص: ۶۸ و ۶۹ کا حاشیہ)

بلا عذر سنّتیں کرسی پر بیٹھ کر پڑھنے کا حکم

سوال (۲۹)

سنّتیں مؤکدہ جیسے فجر اور ظہر وغیرہ کی سنّتیں اور سنّتیں غیر مؤکدہ جیسے عصر اور عشاء سے پہلے کی سنّتیں کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

---

(۱) اس کا حوالہ سوال نمبر (۱) کے جواب کے حاشیہ میں گزر چکا ہے۔

جواب

سنّتیں مؤکدہ اگرچہ نوافل کے حکم میں ہیں، لیکن احتیاطاً جہاں تک ہو سکے، ان کو بلا عذر بیٹھ کر نہ پڑھنا چاہیے، نہ کرسی پر، نہ چوکی پر، نہ زمین پر، کیونکہ سلفِ صالحینؒ کا تعامل سنّنِ مؤکدہ کو کھڑے ہو کر ہی پڑھنے کا رہا ہے، اس لئے حتی الوسع اس تعامل کو ترک نہیں کرنا چاہیے (۱)، بالخصوص! فجر کی سنّتوں کو، کیونکہ یہ سب سے زیادہ مؤکد ہیں، البتہ سنّتیں غیر مؤکدہ بلاشبہ نوافل کے حکم میں ہیں، ان کو بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے (۲)، خواہ زمین پر بیٹھ کر پڑھیں، یا کرسی پر، البتہ اگر نمازی میں باقاعدہ رکوع وسجدہ کرنے کی قدرت ہو تو اس پر لازم ہے کہ باقاعدہ جھک کر سر کے اشارے سے رکوع کرے اور زمین پر سر ٹکا کر سجدہ کرے، لیکن یاد رہے، بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔

(سوال نمبر ۳۹، ص: ۶۸ و ۶۹ کا حاشیہ)

---

(۱) فتاوٰی عثمانی، (ج ۱ ص ۴۴۲)

(۲) والسنن آكدها سنة الفجر فلا تجوز صلاتها قاعدا و لا راكبا بلاعذر على الأصح.... لو صلى التراويح قاعدا قيل: يجوز و هو الصحيح، والفرق أن سنة الفجر سنة مؤكدة بلاخلاف، والتراويح دونها في التأكيد فلا يجوز التسوية بينهما. (الدر المختار مع الشامية، ۲/ ۱۴)

يجوز النفل ، إنما عبّر به ليشمل السنن المؤكدة وغيرها فتصح إذا صلاها قاعدا مع القدرة على القيام و قد حكى فيه إجماع العلماء. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى، ۱/ ۴۰۲)

کرسی پر بیٹھ کرنوافل پڑھنے کا حکم

سوال (۳۰)

تمام نفل نمازیں جیسے اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد وغیرہ کی نفلیں عذر ہو یا نہ ہو، زمین یا تخت یا چوکی یا کرسی پر بیٹھ کرادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

نمازی تندرست ہو یا معمولی مرض والا ہو، یا بیمار اور کمزور ہو اور نماز میں باقاعدہ قیام، رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہوں یا نہ ہوں، ان کے واسطے تمام نوافل بیٹھ کر پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، خواہ زمین پر بیٹھ کر پڑھیں یا کسی تخت یا چوکی پر یا کرسی پر سب جائز ہے، البتہ نمازی میں اگر باقاعدہ رکوع وسجدہ کرنے کی قدرت ہوتو اس پر لازم ہے کہ باقاعدہ جھک کرسر کے اشارہ سے رکوع کرے اور زمین وغیرہ پر سرٹکا کرسجدہ کرے، ورنہ نماز نہ ہوگی، لیکن یہ بات یادرہے کہ نفل نماز بلاعذر بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں آدھا ثواب ملتا ہے(۱)۔

(سوال نمبر ۳۹، ص: ۶۸و۶۹ کا حاشیہ)

(۱) اس کا حوالہ سوال نمبر (۲) کے جواب کے حاشیہ میں گزر چکا ہے۔

نفل نماز سواری پر بیٹھ کر پڑھنے کا حکم

سوال (۳۱)

شہر سے باہر سواری جیسے گاڑی، ویگن، بس اور ٹرین وغیرہ بلکہ ہوائی جہاز میں سیٹ پر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

نمازی مسافر ہو یا نہ ہو، لیکن شہر سے باہر ہو تو مذکورہ سواریوں پر اس کے لئے فرض، واجب نماز بلا عذرِ معتبر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں، اگر پڑھ لی تو نماز فاسد ہوگی، اس کو دوبارہ پڑھنا ہوگا، بعض نمازی ٹرین یا جہاز کے سفر میں اکثر یہ غلطی کرجاتے ہیں، البتہ نفل نمازیں شہر سے باہر سواری پر بلا عذر بیٹھ کر ادا کرنا بالاتفاق جائز ہے (۱)، بلکہ بعض فقہاءِ کرامؒ نے شہر کے اندر بھی اجازت دی ہے، لہٰذا آج کل بعض شہر کافی بڑے بڑے ہوگئے ہیں، اس لئے ان فقہاءِ کرامؒ کے قول کے مطابق عمل کرنے کی گنجائش ہے (۲)، اس میں قیام کرنا قبلہ رُخ ہونا اور باقاعدہ

(۱) ویصلی المسافر التطوع علی دابته بإیماء حیثما توجهت به...وکذلک المقیم یخرج من مصره فرسخین أو ثلاثة فله أن یتطوع علی دابته؛ لأنه فی معنی المسافر..... ولم یذکر فی الکتاب إذا کان راکبا فی المصر هل یتطوع علی دابته، وذکر فی الهارونیات أن عند أبی حنیفة رحمه الله تعالی لا یجوز التطوع علی الدابة فی المصر، وعند محمد رحمه الله تعالی یجوز ویکره، وعند أبی یوسف رحمه الله تعالی لا بأس به. (المبسوط للسرخی، ۱/۴۵۷)

(۲) انعام الباری (ج۴ ص ۲۷۵)

رکوع وسجدہ کرنا کچھ شرط نہیں، اس لئے اس صورت میں اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنا کافی ہے، لیکن نوافل اگر زمین پر یا کرسی پر پڑھے جارہے ہوں اور پڑھنے والا رکوع وسجدہ کرنے پر قادر بھی ہو تو اس پر لازم ہے کہ با قاعدہ جھک کر رکوع کرے اور زمین پر سجدہ کرے۔ (سوال نمبر ۳۹،ص:۶۸و۶۹)

صف میں کرسی رکھنے کا طریقہ

سوال (۳۲)

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں کرسی کا پچھلا پایا اپنی صف کے کنارے پر رکھیں یا پچھلی صف میں یا رکھیں؟ کیونکہ اگر اپنی صف کے کنارے پر رکھتے ہیں تو قیام کی حالت میں دیگر نمازیوں سے آگے نکل جاتے ہیں اور اگر پچھلی صف میں رکھیں تو پچھلی صف والوں کو سجدہ میں مشکل ہوگی، اس لئے کرسی کہاں رکھیں؟

جواب

جو حضرات شرعی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، وہ اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھیں تو جماعت میں شرکت کے وقت کرسی رکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کے پچھلے پائے صف میں کھڑے مقتدیوں کی ایڑیوں کے برابر ہوں، تاکہ کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں ان معذورین کا کندھا دیگر نمازیوں کے کندھے کے برابر ہو، اور اگر یہ حضرات قیام

فرض نہ ہونے کے باوجود قیام کے وقت کھڑے ہوجاتے ہیں اور رکوع، سجدہ اور قعدہ کرسی پر بیٹھ کر کرتے ہیں، اس صورت میں کرسی صف میں اس طرح رکھی جائے کہ اسکے اگلے پاؤں صف میں کھڑے مقتدیوں کی ایڑیوں کے برابر ہوں، تاکہ اس صورت میں حالتِ قیام میں ان معذورین کا کندھا دیگر نمازیوں کے کندھے کے برابر ہو، اس صورت میں تمام معذور افراد صف کے ایک طرف ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھیں، تاکہ پچھلی صف میں نماز پڑھنے والے عام نمازیوں کو سجدہ کرنے میں دشواری نہ ہو، واضح رہے کہ دوسری صورت محض جائز ہے، ورنہ افضل اور بہتر پہلی والی صورت ہے(۱)۔ (تبویب ۳۲/۹۱۶)

کرسی صف کے کنارے پر یا درمیان میں رکھنے کا حکم

سوال (۳۳)

کرسی پر نماز پڑھنے والے حضرات کو لوگ صف کے کنارے کھڑے کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

---

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: أقیموا الصفوف و حاذوا بین المناکب و سدوا الخلل. الحدیث. (مشکوة، ص ۹۸)
رجل بجبهته جراحة لا یستطیع أن یسجد إلا و تسیل جراحته و هو صحیح فیما سوا ذلک یقدر علی الرکوع و القیام و القراء ة یصلی قاعدا یؤمی إیماء و لو صلی برکوع و قعود و أومی بالسجود أجزأه، والأوّل أفضل. (التاتارخانیة، ۲/۱۳۱)
و إن تعذرا أومأ قاعدا و هذا أولٰی. (الدر المختار، ۲/۹۷)

جواب

کرسی پر نماز پڑھنے والے حضرات کے لئے صف کے درمیان میں نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ بہتر ہے کہ وہ صف کے کنارے میں نماز پڑھیں، تاکہ کرسی رکھنے کی وجہ سے صف میں جو تھوڑا سا خلا پیدا ہوتا ہے، وہ پیدا نہ ہو(۱)۔ (تبویب ۳۲/۹۱۶)

وصلّى الله تعالىٰ على النّبيّ الكريم

محمّدٍ و آله و أصحابه أجمعين

إلىٰ يوم الدّين

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ

بروز جمعہ

(۱) عن أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: راصوا صفوفكم و قاربوا بينها و حاذوا بالأعناق فوالذى نفس محمد بيده إنى لأرى الشياطين تدخل من خلل الصف كأنها الخذف، و عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا فى الصلاة و يقول: استووا و لا تختلفوا فتختلف قلوبكم. الحديث (الصحيح للإمام مسلمؒ)

زیورات کے مسائل

زیورات کے مسائل پر پہلی نادر کتاب

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

مرتب

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

یہ کتاب سونا چاندی، پلاٹینم، ہیرے، جواہرات کے زیورات کاروبار اور اس کے لین و دین کی بیشمار صورتوں اور مروجہ طریقوں پر مرتب کی گئی ہے، اس موضوع پر یہ منفرد کتاب ہے، اس کی چند خصوصیات یہ ہیں:

☆...... سونے اور چاندی کے کاروبار کے بنیادی اصول

☆...... سادہ اور جڑاؤ زیورات کی تجارت کے مروجہ معاملات کا شرعی حکم

☆...... خام سونے اور چاندی کے نقد اور ادھار خرید و فروخت کے احکام

☆...... ٹانکہ کا استعمال، پالش، چھلن اور چھیجت کے مسائل کی ضروری تفصیل

☆...... آرڈر دے کر زیورات بنوانے کے احکام

☆...... پرانے زیورات کی خرید و فروخت کی مروجہ صورتوں کا شرعی حکم

رائج الوقت ناجائز صورتوں کا جائز متبادل حل

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

Mobile# 0300-8245793

Email: shahidflour68@gmail.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

کی درج ذیل کتابیں اور رسائل بھی، بہت آسان اور مفید ہیں، جو ہر گھر کی ضرورت ہیں، ہر شخص کو ان کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

- فقہی رسائل (دو جلدوں میں)
- وضو درست کیجئے
- مسائلِ غسل
- کامل طریقۂ نماز
- خواتین کا طریقۂ نماز
- صف بندی کے آداب، فضائل اور مسائل
- کرسی پر نماز کے ضروری مسائل
- موبائل فون کی نعمت اور ضروری احکام
- خواتین کی مسجد کی تراویح میں شرکت کا حکم
- رسائلِ جمعہ
- صلوٰۃ التسبیح کے فضائل ومسائل
- ماہِ رمضان کے فضائل ومسائل
- مسائلِ اعتکاف
- مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اعتکاف کے ضروری مسائل
- شادی بیاہ کے اسلامی احکام
- خواتین کا پردہ
- مروّجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت
- عمرہ کا آسان طریقہ
- حج وعمرہ
- رسائلِ حج کا مجموعہ
- خواتین کا حج
- حج کا طریقہ قدم بقدم
- قربانی کے فضائل ومسائل
- تقسیمِ وراثت کی اہمیت
- عیدِ سعید اور ہمارے گناہ

مکتبۃ الاسلام کراچی